

تھی، سفر، ہجرت کے موقع پر تعاقب کرنے والے سراقد بن مالک بن جعشم غزوہ خنین و طائف کے بعد ایمان لائے تھے اور اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں کسریٰ کے کنگن پہنائے جانے کی پیشین گوئی کی تھی۔ لیکن مصنف نے یہ تفصیلات اس طرح بیان کی ہیں گویا ان کا قبول اسلام اور انھیں کی پیشین گوئی سفر، ہجرت ہی کے موقع پر ہوئی تھی (ص: ۷۱)۔
 زبان و بیان کی خامیوں کو نظر انداز کر کے اس کتاب سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

(محمد رضی الاسلام ندوی)

امام حسن بصریؒ اور ان کی تفسیری خدمات

مصنف: احمد اسماعیل البیض مترجم: مولانا عبدالقیوم

ناشر: اسلامک بک فاؤنڈیشن ۱۷۸۱۔ حوض سوئی والا، نئی دہلی-۲

سزا شاعت ۱۹۹۷ء صفحات ۳۳۱ قیمت ۹۵/- روپے

ادھر کچھ عرصے سے مختلف دینی علوم مثلاً تفسیر، سیرت، فقہ وغیرہ میں صحابہ کرام اور تابعین عظام کی خدمات کے تحقیقی مطالعہ کا رجحان پیدا ہوا ہے اور ایک ایک شخصیت پر مفصل کام ہو رہا ہے۔ زیر تبصرہ کتاب اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اس کے مصنف احمد اسماعیل البیض اردن کے رہنے والے ہیں اور تنظیم اسلامی کانفرنس O.I.C. میں کام کر رہے ہیں۔

مختصر مقدمہ اور خاتمہ کے علاوہ یہ کتاب تین ابواب پر مشتمل ہے۔ باب اول میں چار فصلوں کے تحت امام حسن بصری کے عہد، ان کے حالات زندگی اور شیوخ و تلامذہ کا تذکرہ ہے۔ نیز ان کے علم و فضل کے بارے میں قدیم اور جدید اہل علم کے اقوال نقل کیے گئے ہیں۔ باب دوم جو تین فصلوں پر مشتمل ہے اس میں حسن بصری کے عہد تک علم تفسیر کے ارتقاء پر روشنی ڈالتے ہوئے ان کے تفسیری مکتب فکر (اہل الحدیث یا اہل الرائے) کا تعین کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور ان کی تفسیری خصوصیات، اسانید اور ان کی محبت و ضعف کی تحقیق کی گئی ہے۔ باب سوم جن بظاہر کے تفسیری منہج پر ہے۔ اس میں چھ فصلوں کے تحت تفسیر بالا اثر تفسیر بالارای، تخریج مسائل، تاسیخ و منسوخ اور اسباب نزول وغیرہ کے سلسلے میں حسن بصری کا نقطہ نظر اور منہج واضح کیا گیا ہے۔ فاضل مصنف لائق صدمبارک بادین کا انھوں نے اعلیٰ تحقیق معیار پر یہ کتاب مرتب فرمائی ہے۔ امام حسن بصری کے تفسیری اقوال کتب تفسیر و حدیث میں بکھرے ہوئے ملتے

ہیں۔ اس کتاب میں نہ صرف انھیں جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے بلکہ ان کی روشنی میں حسن بصری کے تفسیری منہج سے بھی تحقیق انداز میں بحث کی گئی ہے۔ اس قابل قدر کاوش پر مصنف علمی حلقوں کی جانب سے از حد شکریہ کے مستحق ہیں۔

ترجمہ میں کہیں کہیں نظر ثانی کی ضرورت کا احساس ہوتا ہے۔ مثلاً ص ۱۶۱ پر ہے: ”واصل بن عطا حسن بصری کی مجلس سے کنارہ کش ہو گیا اور حسن نے فرمایا ”واصل ہم سے الگ ہو گیا“ اور اس طرح اس کے فرقے کا نام معتزلہ پڑ گیا۔“ جب تک معتزلہ کے معنی (یعنی الگ ہو جانے والی جماعت) کی وضاحت نہ کی جائے اس وقت تک اردو خواں قاری حسن بصری کے قول اور معتزلہ کی وجہ تسمیہ میں ربط نہیں سمجھ سکتا۔

ایک جگہ مصنف نے مولانا ابوالحسن علی ندوی کی کتاب بجال الفکر والدعوة فی الاسلام سے ایک اقتباس نقل کیا ہے (ص ۱۳۷) اس کا اردو میں ترجمہ کرنے کے بجائے کتاب کے اردو ایڈیشن ”تاریخ دعوت و عزیمت“ سے اقتباس لینا اور اس کا حوالہ دینا مناسب تھا۔ کتاب میں جن مراجع و مأخذ کا حوالہ آیا ہے، آخر میں ان کی مکمل فہرست مع مطبع/ناشر/سنہ اشاعت وغیرہ کی تفصیلات کے ہونی چاہیے۔

(محمد زوی الاسلام ندوی)

اعلان ملکیت سرماہی تحقیقات اسلامی۔ فارم ۷۔ رول ۹

- ۱۔ مقام اشاعت: پان والی کوٹھی، دودھ پور، علی گڑھ۔ (۳) جناب امین احسن زوی ارکن، ۹۴، کاشا نہ پوری، ڈاکٹر محمد علی دہلی ۱۱۰۰۳۸
- ۲۔ نوعیت اشاعت: سرماہی
- ۳۔ پرنٹر: پبلشر: سید جلال الدین عمری
- ۴۔ قومیت: ہندوستانی
- ۵۔ پان والی کوٹھی، دودھ پور، علی گڑھ، یو پی۔
- ۶۔ ایڈیٹر: سید جلال الدین عمری
- ۷۔ پان والی کوٹھی، دودھ پور، علی گڑھ، یو پی
- ۸۔ پان والی کوٹھی، دودھ پور، علی گڑھ، یو پی
- ۹۔ ڈاکٹر عبدالحق انصاری، ایمان منزل منزل، علی گڑھ
- ۱۰۔ سید جلال الدین عمری (دکھن پریس)
- ۱۱۔ پان والی کوٹھی، دودھ پور، علی گڑھ
- ۱۲۔ مندرجہ صفحات بری، مہم قرین کی حد تک بائیں دست چم۔
- ۱۳۔ پبلشر: سید جلال الدین عمری
- ۱۴۔ مولانا محمد فاروق خاں (ص)، بازار چلی قبر، علی گڑھ
- ۱۵۔ ڈاکٹر فضل الرحمن فریدی۔ فریدی کلاس، سرسہ محمد پور